بھارت صرف کرکٹ کا روایتی حریف؟

تحریر: سہیل احمد لون

ایشیاء T20 کپ کا آغاز ہو چکا ہے اور پاکستان کا پہلا معرکہ روایتی حریف بھارت سے ہوا جس میں نتیجہ معمول کے مطابق رہا۔ یعنی وہی جو گزشتہ چوبیس برسوں میں عالمی کپ کے مقابلوں میں ہمیں دیکھنا پڑتا ہے۔ قومی ٹیم کا حال دیکھ کر عوام کو شکر کرنا چاہیے کہ بھارت کا دورہ منسوخ ہو گیا ورنہ حالات کی ستائی عوام کو بھارت کے ہاتھوں شرمناک شکست کا غم بھی برداشت کرنا پڑتا۔ دونوں ٹیموں میں سب سے بڑا فرق کپتانوں کا ہے دھونی دنیائے کرکٹ کا واحد کپتان ہے جسے عالمی کپ، ایشیاء کپ، چیمپینز ٹرافی، T20 عالمی کپ جیسے بڑے ٹائٹل جیتنے کا اعزاز حاصل ہے۔ بڑے میچوں میں مشکل مواقع پر فرنٹ سے لیڈ کر کے ٹیم کو جتوانے کا کارنامہ وہ کافی بار دے چکے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ دھونی کو کبھی وسیم اکرم، وقار یونس، عاقب جاوید، شعیب اختر، محمد عامر جیسے خطرناک فاسٹ باؤلر میسر نہیں آئے مگر بیٹنگ کے معاملے میں وہ قسمت کا دھنی ہے کہ بھارت بیٹسمینوں کے معاملے میں ہمیشہ اتنا ہی خود کفیل ہے جتنے ہم پہلے دن سے کرپشن میں ہیں۔ جب کرپشن ہر شعبہ میں ہو گی تو کرکٹ بھلا اس سے پاک کیسے رہ سکتی ہے یہ کرپٹ مافیہ کا ہی کمال ہے کہ آج ہماری ٹیم بھارت سے میچ شروع ہونے سے پہلے ہی ہاری ہوئی باڈی لینگویج لیے میدان میں اتری تھی۔ بالکل ویسے ہی جیسے کبھی ماضی میں بھارت کی پاکستان سے میچ کھیلنے سے قبل یا دوران میچ ہو جاتی ہوتی تھی۔ پاک بھارت میچ کا ہائپ اور پاکستانی میڈیا نے جیسی ہیجانی صورت حال پیدا کی اس سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ میچ نہیں بلکہ کوئی محاذ جنگ ہے۔ بعض نجی چینلز نے تو اسے باقاعدہ L.O.C کا نام دے کر پروگرام کا سکرپٹ تیار کیا۔ وطن عزیز میں سیاست اور کرکٹ پر ہر شخص بغیر پڑھے کھیلے ہی فاضل ڈگری رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کرکٹ اور سیاست تنزلی کی طرف رواں دواں ہیں۔ جیسے ریاست، سیاست اور مذہب علیحدہ ہونے چاہییں اسی طرح سیاست اور کرکٹ میں بھی گٹھ جوڑ کھیل تباہی کا باعث بنتا ہے۔ وطن عزیز میں کرکٹ میں سیاسی اثر ورسوخ کی مثال صرف گزشتہ دنوں پی سی بی کے چیئرمین والا معاملہ تھا شہریار خان اور نجم سیٹھی کے درمیان میوزیکل چیئر والا ڈرامہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نجم سیٹھی جسے PSL ''کامیابی'' سے کروانے کا ڈھول میڈیا نے اتنا پیٹا کہ عوام کو چند دن تک اپنے تمام مسائل بھول گئے۔ PSL ایک ٹورنامنٹ تھا اور اس فارمیٹ میں کرکٹ کے علاوہ فٹبال میں بھی مقابلے ہوتے رہتے ہیں۔ پروفیشنل کھلاڑیوں کو بھرپور معاوضہ دے کر چند میچ پاکستانی لیگ کے نام سے بیرون ملک کھلا دینا کہاں کی کامیابی ہے؟ البتہ وطن عزیز میں کروائی جاتی تو اس بات کا کریڈٹ دیا جا سکتا تھا لیکن حیرت ہے کہ ضرب عضب اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکا ہے اور پاکستان کی اپنی کرکٹ لیگ عرب ممالک میں ہو رہی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں PSL کروا کر دنیا کو ہم نے یہ تاثر دیا ہے کہ پاکستان ابھی تک محفوظ ملک نہیں ہوا کہ یہاں بین الاقوامی کھلاڑی آ کر کھیل سکیں۔ اس بات کی مبارکباد نجم سیٹھی کو ضرور دینی چاہیے جن کو خوش کرنے کے لیے انہوں نے سب کچھ کیا انہوں نے مبارکباد کے ساتھ بہت کچھ دیا ہو گا۔ کرکٹ کے پنڈت اور سوشل میڈیا پر شاہد آفریدی پر تنقید جاری ہے مگر حیران کن طور پر کوئی یہ نہیں کہتا کہ بارہ برس سے ٹیم کے ساتھ چپکے ہوئے محمد حفیظ نے کیا کردار ادا کیا؟ ٹیلنٹ کا لیبل لگائے عمر اکمل نے کیا کچھ کیا؟ T20 کے ماہر شعیب ملک کس مرض کی دوا ثابت ہوئے؟ پیراشوٹ سے ٹیم میں کودنے والے خرم منظور کا رول کیا ہے؟

PSL میں دھاکہ کرنے والے شرجیل بھارت کے سامنے شرلی بن گئے۔ انڈر 19 کا ورلڈ کپ جتوانے والے کپتان سرفراز کو صرف کرپٹ اکمل برادرز کو ٹیم کا حصہ بنانے کی وجہ سے ایک دہائی تک چانس نہیں دیا گیا۔ کرپٹ مافیہ اتنا طاقتور ہے کہ ایک مرتبہ ذوالقرنین حیدر ٹیم میں آیا تو اتنا ڈرایا گیا کہ وہ سیریز کے دوران ہی بیگ اٹھا کر برطانیہ آ کر سیاسی پناہ لینے پر مجبور ہو گیا۔ پی سی بی کے اہم عہدوں پر مخصوص لوگوں نے گزشتہ کئی برسوں سے قبضہ کیا ہوا ہے اور جب بھی ٹیم کسی بڑے ٹورنامنٹ میں کرکٹ کا جنازہ نکالتی ہے تو وہ عہدے چھوڑنے کی بجائے آپس میں ہی تبدیل کر لیتے ہیں۔ وقار یونس، وسیم اکرم جیسے لوگ جن پر جوئے کے سنگین الزامات تھے آج بھی نئی نسل کو "گر" سکھا رہے ہیں جبکہ عاقب جاوید جس کی کوچنگ میں U=19 کا عالمی کپ بھی جیتا اور ایک فائنل بھی کھیلا اس کی خدمات لینے سے اس لیے انکار ہے کہ وہ کرپٹ مافیہ کا حصہ نہیں بنا تھا۔ باسط علی، راشد لطیف، عبدالرزاق اور عاقب جاوید جیسے ایماندار کھلاڑیوں کو کھڈے لائن لگا کر نجم سیٹھی سے لیکر اکمل برادرز تک ایک ہی قماش کے لوگ پاکستانی کرکٹ کا بھرکس نکال رہے ہیں۔ ہماری عوام کو اب میچ سے پہلے جیت کا جشن اور میچ کے بعد سوگ منانے کی عادت ہو گئی ہے۔ ہم تو برداشت کر ہی لیتے ہیں مگر غلطی سے جیت جاتے تو بھارتی جنتا کیسے ہضم کرتی؟ جو پہلے ہی متعدد بار اپنی ٹیم کو ہارتا دیکھ کر سٹیڈیم میں آگ لگا چکی ہے۔ بھارتی میڈیا کا کیا ہوتا؟ سیاسی تناؤ ممکن ہے جنگی جنون میں بدل جاتا۔ ہارنے کے باوجود کچھ احباب مستقبل میں بھی ٹیم پر بوجھ بنیں رہیں گے۔ بعض اوقات جو ہم جیت کر حاصل نہیں کر پاتے، ہار کر حاصل کر لیتے ہیں، غلطیوں سے سبق......!! لیکن سبق سیکھنے کے لیے ابھی تو عمر پڑی ہے۔ ابھی تو میں جوان ہوں......!! ٹیم اور ٹیم انتظامیہ میں کئی بارہ سنگھے ایسا ہی سوچتے ہونگے۔ مگر سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ اگر بھارت ایک روایتی حریف ہے تو پھر صرف کھیل کے میدان میں ہی کیوں؟ تعلیمی معیار، معاشی استحکام، خارجہ پالیسی اور جمہوریت کے نفاذ میں وہ ہم سے آگے ہی نکلتے جا رہے ہیں ویسے ان میدانوں میں تو بنگلہ دیش بھی ہم سے بہتر ہے۔ کیوں ہم دوسرے معاملات میں توجہ مرکوز نہیں کرتے۔ ان کی رسمیں اور تہذیب وتمدن کو ہم اپنی زندگی کا حصہ بنا رہے ہیں۔ اسلامی تاریخ کا بے شک پتہ نہ ہو مگر ان کے مذہبی تہواروں کا پتہ ہوگا۔ ان کا میڈیا ہم کو ہر بات پہ نیچا دکھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا مگر ہمارے کچھ نجی چینلز کے پاس تفریح کی خبروں کا منبع صرف بھارت ہی ہوتا ہے۔ ہمارے کھلاڑیوں کو IPL میں لفٹ نہ ملے مگر وہ IPL براہ راست دکھانا قومی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے فنکار بھارت سے سند یافتہ ہونا چاہتے ہیں شاید ادھر کی سند کو کوئی جعلی قرار نہیں دیتا ہو۔ بھارت نے 80ء کی دہائی میں اپنے نظام تعلیم اور نصاب میں تبدیلی کی جس کا نتیجہ آج نظر آتا ہے جبکہ ہمارے نصاب کو تبدیل کیا گیا مگر اس کے نتائج منفی ہیں۔ بھارتی وزیراعظم برطانیہ آئے ان کا تاریخی استقبال ہوا، ڈیوڈ کیمرون کی اہلیہ ساڑھی پہن کر Wembley Arena آتی ہیں جہاں بھرپور انداز میں دیوالی منائی جاتی ہے، مودی اپنی عوام کے لیے تین شرائط منواتا ہے جس میں سٹوڈنٹس ویزا، بزنس ویزا اور ویزا افیس شامل ہے۔ ہمارے رحمان ملک ان معاملات میں ایسی سودے بازی کر کے گئے تھے سٹوڈنٹ ویزا ملنا ناممکن ہو گیا اور جو برطانیہ میں پاکستانی سٹوڈنٹ ویزا پر تھے ان کو ڈیپورٹ کرنے میں برطانیہ کیلئے راہ ہموار ہو گئی۔ بھارت کا کلچر اور ہندو مذہب دنیا میں پروان چڑھ رہا ہے، بالی ووڈ نے کب کا ہالی ووڈ کا پیچھے چھوڑ دیا، کرکٹ میں بگ B کا درجہ حاصل کر لیا، G20 ممالک کی فہرست میں بھارت شامل ہے، کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کرنے کے باوجود اقوام متحدہ میں مظلوم بن جاتا ہے، سافٹ ویئر

میں اپنے کام سے ایک نام بنا چکا ہے، NASA میں بھی ایک کثیر تعداد بھارتی باشندوں کی ہے۔اسی طرح کئی دیگر معاملات ہیں جن میں بھارت ہم سے سبقت لیتا جارہا ہے مگر ہمارا میڈیا صرف کرکٹ میں ہی بھارت کو اپنا حریف بنا کر پیش کرتا ہے۔اگر کرکٹ کو صرف کھیل سمجھا جائے اور باقی معاملات میں سیریس ہو کر بھارت کو حریف سمجھ کر مقابلے کی فضاء پیدا کی جائے تو اس کے اثرات ملک وقوم پر کافی بہتر ہوں گے اور یقیناً ہماری کرکٹ بھی بہتر ہو جائیگی۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

28-02-2016